تاج الشریعہ ایک مقناطیسی شخصیت

خدائے عزوجل نے جب اس عالم پاک کو معرض وجود میں لایا تو اس عالم رنگ وبو کو اپنی حکمت کاملہ سے ہر طرح سے سنوارا اور رشد وہدایت کے لیے انبیاء کرام کا مقدس سلسلہ شروع کیا۔اس کا آغاز حضرت آدم علیہ السلام سے ہوا تھا اور انتہا ہمارے آقائے نامدار احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات ستودہ صفات پر ہوئی اسی لیے اللہ تبارک وتعالی نے خاتمیت کی مہر آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر ثبت کردی اور ارشاد فرمایا کہ ﴿ما كان محمد أبا أحد من رجال لكم ولكن رسول الله وخاتم النبيين وكان الله بكل شئى عليما﴾(سورۂ احزاب آیت ٤٠) پھر صاحب آیت کریمہ وعلمك مالم تكن تعلم منبع علم وحکم، سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی زبان مبارک سے وضاحت فرمادی کہ " لا نبي بعدي" (بخاری ومسلم) لیکن جب انبیاء کرام کا سلسلہ بند ہوگیا تو اب تبلیغ دین کی عظیم ذمہ داریوں کا بیڑا امت کے علماء کرام کے کندھوں پر پڑا اور علماء کے بارے میں اللہ کے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان عالیشان ہے " العلماء ورثة الأنبياء " (ترمذی باب : ماجاء في الفقه على العبادة) اور اب علماء کا تسلسل جاری ہے تا قیام قیامت جاری رہے گا جو اپنے قول وعمل سے ہر زمانے میں اور ہر علاقے میں جادۂ حق کی طرف لوگوں کی رہنمائی کرتے رہیں گے۔انہیں علمائے کرام سے بقیۃ السلف عمدۃ الخلف سیدی مرشدی جانشین حضور مفتی اعظم ہند حضور تاج الشریعہ علامہ مفتی اختر رضا خاں ازہری دامت برکاتہم القدسیہ کی عظیم ہستی ہے جن کی عبقریت کا اعتراف ہر ایک کو ہے۔آپ نے مرکز علم وفن سرزمین بریلی شریف خانوادۂ رضا میں اپنی آنکھیں کھولیں اور خاندانی روایت کے مطابق دینی وعصری تعلیم مکمل کی۔آپ کی شخصیت زہد وتقوی،عہد وفا، پیکر تسلیم ورضا اور حسن اخلاق کی جامع مرقع ہے۔آپ کو دیگر بزرگان دین کی طرح سلسلۂ قادریہ میں حضور غوث اعظم رضی اللہ عنہ سے خاص نسبت ہے۔آپ اللہ عزوجل اور اس کے حبیب پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت اور فرمانبرداری یعنی قرآن وسنت پر کاربند رہنے کے بعد حضرت غوث پاک کی تعلیمات مقدسہ پر خصوصی طور پر عمل کرتے ہیں اور اپنے ہر بیان سے پہلے یہ اشعار لازمی طور سے پڑھتے ہیں

غوث اعظم بمن بے سروساماں مددے
قبلۂ دیں مددے کعبۂ ایماں مددے
انتظار کرم تشت من عینی را
اے خدا !جود خدا دین خدا خداداں مددے

اسی لیے تو قدرت کاملہ نے آپ کو اپنی بہترین نعمتوں سے سرفراز فرمایا ہے۔

حضور غوث اعظم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ”اگر مسائل نہ ہوتے تو تمام لوگ عابد وزاہد بن جاتے لیکن مسلمانوں پر جب کوئی مصیبت آتی ہے تو وہ صبر کا دامن چھوڑ دیتے ہیں اور اپنے رب سے دور ہوجاتے ہیں یاد رکھو! جو صبر کے امتحان میں پورا نہ اترا وہ عطائے الٰہی سے محروم رہ گیا۔“حضور غوث پاک صبر ہی کو اللہ تعالی کی خوشنودی قرار دیتے ہیں کیونکہ اللہ عزوجل کا فرمان مقدس ہے ”إن الله مع الصابرين " (سورۂ بقرۃ آیت ١٥٣) بیشک اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔اور نبی اکرم نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث پاک ہے کہ ایک مرتبہ صحابی رسول نے عرض کیا یا رسول اللہ! ما الإيمان ؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "الصبر والسماحة " صبر اور سخاوت (شعب الایمان) حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کا قول ہے کہ " الصبر من الإيمان بمنزلة الرأس من الجسد فإذا ذهب الصبر ذهب الإيمان " صبر ایمان کا حصہ ہے جیسے سر جسم کا تو صبر کا فوت ہونا ایمان کا ختم ہونا ہے (مصنف ابن ابی شیبہ ج:٧، ص:٢٢٩) حضرت عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا قول ہے " الصبر نصف الإيمان "صبر آدھا ایمان ہے۔(مستدرک ج:٨، ص:٣٣٦) اسی لیے ان فرمودات کے بنا پر حضور غوث پاک کے نزدیک صبر ہی عبد اور معبود کے درمیان رشتہ کو مزید مستحکم

کرتا ہے،صبر ورضا کو چھوڑ دینا آپ کی تعلیمات کے منافی ہے۔حضور تاج الشریعہ کے لیے سلسلہ قادریہ کی یہ تعلیمات آپ کی حیات طیبہ کا جزء لاینفک بن چکا ہے کیوں کہ آپ کی زندگی میں بے شمار نشیب وفراز آئے آپ نے صبر کا دامن کبھی نہیں چھوڑا دشمنوں اور حاسدوں نے آپ کو بہتیرے تنقیدوں کا ہدف بنایا اور الزام تراشیاں کیں اور ہر طرح اس مرد آہن کو اسلاف کی پیروی سے روکنے کی کوشش کی لیکن آپ نے صبر سے کام لیا اور مسلک اعلی حضرت پہ گامزن رہے۔

آپ نے شہنشاہ ولایت سے خوب فیضیاب ہورہے ہیں جس کے متعلق ڈاکٹر عبدالنعیم عزیزی بیان کرتے ہیں:۱۹۸۲ء میں پاکستان کے دوسرے سفر کے دوران ایک روز شہزادۂ غوث الوری سیدنا پیر طریقت علاء الدین گیلانی (رحمہ اللہ علیہ) کی زیارت کے لئے حضرت تاج الشریعہ، راقم اور تقریبا ۲۰۔۲۵ مریدین ومعتقدین ان کے دولت کدہ پر حاضر ہوئے .... ناشتہ کے بعد گفتگو شروع ہوئی۔حضرت پیر صاحب قبلہ نے علامہ اختر رضا خاں صاحب قبلہ کی تعریف میں فی البدیہ عربی میں ایک قطعہ پڑھا۔قطعہ تو اس وقت یاد نہیں ہے،مفہوم یہ تھا:''اختر رضا۔اختر (ستارہ) کی طرح تابندگی بکھیرے گا،،حضرت تاج الشریعہ نے حضور پیر صاحب قبلہ سے دعاء کے لیے کہا۔اس پر پیر صاحب قبلہ نے فرمایا ''اختر رضا! ہم تمہارے لیے کیا دعا کریں گے۔تمہارے دادا احمد رضا خاں صاحب کو میرے دادا غوث اعظم نے اتنا دیا ہے کہ تم اسی خزانے سے نکالتے رہو، بانٹتے رہو،کبھی ختم نہیں ہوگا اور تمہارے مصطفیٰ رضا خاں (مفتی اعظم ہند) کو بھی بہت دیا ہے میرے غوث اعظم نے،،پھر دعا کے لیے ہاتھ اٹھائے۔(پندرہ روزہ غازئی ملت کولکاتا نومبر ۲۰۰۳ء)

اسی لیے تو آپ بارگاہ غوثیت میں محبت وعقیدت کا گلدستہ لیے یوں عرض گزار ہیں

صدقہ رسول پاک کا جھولی میں ڈالدیں
ہم قادری فقیر ہیں یاغوث المدد
دل کی سنائے اختر دل کی زبان میں
کہتے ہیں بہتے نیر ہیں یا غوث المدد

آپ کی ذات گرامی زہد وتقوی، پرہیز گاری،علم اور بردباری کا کامل نمونہ اور شفقت ومحبت کا منبع ہے۔بزرگان دین سے گہرا تعلق اور جدا کبر حضور اعلی حضرت سے والہانہ عشق جا بجا نظر آتا ہے اور پیغام رضا کو عام کرنا آپ کا شیوہ ہے جس کی ترجمانی آپ کے اس شعر سے ہوتی ہے

جہاں میں عام پیغام شہہ احمد رضا کردیں
پلٹ کر پیچھے دیکھیں پھر تجدید وفا کردیں

اس شعر کی تشریح خود ہی سفر پاکستان کے دوران اپنی ایک تقریر میں فرماتے ہیں کہ ''پیغام رضا کوئی نیا پیغام نہیں ہے بلکہ وہی پیغام ہے جو اللہ اور اس کے رسول اللہ علیہ وسلم کا فرمان عالیشان ہے جس پر صحابہ، تابعین، تبع تابعین، ائمہ مجتہدین اور علماء صالحین کا عمل ہے یہی پیغام رضا ہے۔دنیا والوں کا پیغام یہ ہیکہ آگے کی طرف دیکھو لیکن اسلام کا پیغام یہ ہے کہ دنیا کے معاملہ میں Advance ہو اور دین کے معاملہ میں پیچھے والوں کو دیکھو اگلوں کو دیکھو یہ میرا پیغام نہیں ہے یہ میری بات نہیں ہے حضرت عبداللہ بن مسعود نے ارشاد فرمایا ''**لا يصلح آخر هذا الأمر إلا ما أصلح أوله** ''اس امت کے آخری لوگوں کا سدھار اسی طور پر ہوگا جس طور پر ان کے اگلوں کا ہوا تھا

(نوٹ: میں نے اس قول کو حتی الامکان ڈھونڈا لیکن حضرت عبداللہ ابن مسعود کا قول نہیں پایا لیکن بعینہ اسی طرح کا قول حضرت مالک رضی اللہ عنہ کا پایا "**لا يصلح آخر هذا الأمر إلا ما أصلح أوله**" **تمهيد لابن عبد البر** اور دوسری روایت میں اس لفظ سے ہے "**ولن يصلح**

آخر هذه الأمة إلا بما صلح به أولها" العلل لأحمد بن حنبل)

وہ سدھار کیسے ہوا انہوں نے سب کچھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت پر قربان کر دیا۔

جان و دل تیرے قدم پر وارے
کیا نصیبیں ہیں تیرے یاروں کے

مسلک اعلیٰ حضرت کیا ہے؟

اہل سنت کا بیڑا ہے پار اصحاب حضور
نجم ہیں اور ناؤ ہے عترت رسول اللہ کی

(از خطابت تاج الشریعہ)

آج کے اس دور میں آپ لاکھوں انسانوں کے مرجع عقیدت ہیں آپ کی ایک جھلک کی زیارت کے لیے بڑے بڑے وجاہت پسند آپ کی دہلیز پر کھڑے رہنا اپنے لیے باعث فخر سمجھتے ہیں۔ آپ کی مزاج میں انکساری وفقر کا عنصر سب سے زیادہ غالب ونمایاں ہے جو دراصل یہی روحانیت وتصوف کی جان ہے۔ آپ کے قول وفعل میں مکمل ہم آہنگی نظر آتی ہے، وظائف میں مشغول اور کاموں کی بہتات میں رہتے ہوئے بھی اپنے عقیدتمندوں اور حاجتمندوں کی ضرورتوں کو پورا کرنا اپنا اولین فرض سمجھتے ہیں جو درحقیقت تصوف کی روح ہے آپ صحیح معنوں میں انبیاء کرام کے ان مقدس ومحترم جانشینوں میں ہیں جنہوں نے مسلمانوں کو شریعت وطریقت کی حقیقت کے اسرار ورموز سے آگاہ کیا۔

آپ کے علمی کمالات کا تذکرہ کرتے ہوئے سید وجاہت رسول قادری صاحب کچھ یوں رقمطراز ہیں:

''فقیر قیام بریلی کے دوران تین دن دورحدیث کے اختتامی ایام میں آپ سے درس حدیث سماعت کرنے کی سعادت حاصل کی۔ آپ نے جس طلاقت زبان، اور سلاست وروانگی کے ساتھ عربی میں احادیث کے مطالب ومعانی بیان کی،متن حدیث پر جرح کی، اسرار ورموز اور نکات کی تشریح کی، اور اشکال رفع فرمائیں اس سے علم حدیث اور اصول حدیث پر آپ کی کامل دسترس، وسعت مطالعہ اور عربی لغت اور صرف ونحو پر عبور کا اندازہ ہوتا ہے۔ درس حدیث سماعت کرتے وقت ایسا محسوس ہوتا ہے امام الشیخ احمد رضا خاں محدث بریلوی اور ان کے صاحبزدگان حجۃ الاسلام حضرت علامہ مولانا حامد رضا خاں اور حضور مفتی اعظم ہند حضرت علامہ مولانا مصطفیٰ رضا خاں رحمۃ اللہ علیہم رحمۃ واسعۃ کا فیضان ان کے قلب وزبان پر جاری ہے۔ انداز تکلم ایسا حسین کہ دل چاہ رہا تھا کہ یہ بولتے رہیں اور ہم سنتے رہیں،،

اور آپ کے تحریری خدمات کے سلسلہ میں لکھتے ہیں کہ

''آپ زہد وتقوی کے اعتبار سے ایک بلند مقام کے حامل ہیں، عربی، اردو اور انگریزی میں متعدد کتب کے مصنف ہیں آپ کے فتاوی کا ضخیم مجموعہ ابھی تک غیر مطبوعہ ہے البتہ ازھر الفتاوی ''Azharul Fatawa،، کے نام سے ۳۲ اور ۴۴ صفحات پر **مشتمل** دو حصوں میں منتخب انگریزی فتاوی ڈربن ساؤتھ افریقہ سے شائع ہو چکے ہیں۔ آپ صاحب دیوان نعتیہ شاعر بھی ہیں۔ عربی، اردو اور انگریزی میں کمال دسترس رکھتے ہیں۔ آج کل بخاری شریف کا حاشیہ عربی زبان میں لکھ رہے ہیں،،۔ (معارف رضا صد سالہ جشن دار العلوم منظر اسلام بریلی شریف نمبر ص ۱۶)۔

اللہ رب العزت اور اس کے رسول اللہ ﷺ کا عشق آپ کے رگ و پے میں جاری وساری ہے۔ آپ آیات ربانی اور سنت نبوی کی مکمل تصویر

ہیں۔جو آپ کے اس شعر سے عیاں ہے

عطا ہو بے خودی مجھکو خودی میری ہوا کر دیں
مجھے یوں اپنی الفت میں میرے مولی فنا کردیں

اور **الحب فی اللہ والبغض فی اللہ** پر عمل کرتے ہوئے عامۃ المسلمین اور خاص کر مریدین ومتوسلین اور عقیدتمندوں کو یہ پیغام دیتے ہیں کہ

نبی سے جو ہو بے گانہ اسے دل سے جدا کر دیں
پدر مادر برادر جان ومال ان پر فدا کر دیں

آپ اپنے عمر کی اس دہلیز پر اور آج کے اس پرفتن دور میں بڑی خاموشی کے ساتھ دنیاوی طمع اور ستائش کی تمنا کئے بغیر دین اسلام کی خدمت اور آبیاری میں جادہ پیما ہیں۔اور بارگاہ رسالت میں امیدورجا کا دامن پھیلائے ہوئے عرض گزار ہیں

میری مشکل کو آسا یوں میرے مشکل کشا کردیں
ہر ایک موج بلا کو میرے مولی ناخدا کردیں

اور مقطع میں فرماتے ہیں

مجھے کیا فکر ہو اختر میرے یاور ہیں وہ یاور
جو خود میری بلاؤں کو گرفتار بلا کردیں

آپ اپنے اکابر واسلاف کے ذکر وفکر سے ہر محفل کو نورانیت بخشتے رہتے ہیں، آپ تاجدار ولایت حضور غوث اعظم ،سلطان الھند خواجہ غریب نواز، شیخ الاسلام والمسلمین حضور اعلی حضرت مجدد دین وملت الشاہ امام احمد رضا خاں محدث بریلوی، حجۃ الاسلام حامد رضا خاں،مظہر غوث اعظم حضور مفتی اعظم ہند مصطفیٰ رضا خاں ،مفسر اعظم ہند حضرت ابراہیم رضا خاں ،صدر الشریعہ مولانا امجد علی اعظمی ،حضور محدث اعظم ہند مولانا سید محمد جیلانی اشرفی کچھوچھوی ،صدر الافاضل سید نعیم الدین مرادآبادی اور حضور حافظ ملت علیہم الرحمۃ والرضوان درحقیقت انہیں نفوس قدسیہ کی امانتوں کے سفیر اور امین ہیں

۔

آپ کے دینی وعلمی تحریری تقریری وتبلیغی اور ساجی خدمات پر ایک مبسوط سوانح لکھنے کی ضرورت ہے اور کیوں نہ ہو یہ وہ ہستی ہے جو قلب ونظر کی بھرپور پرورش کرتی ہے اور جس نے رفعت شان مصطفیٰ ﷺ کو بلند کرنے میں کوئی دقیقہ فروگزاشت نہ کیا۔آپ کی پاکیزہ سیرت کو اجاگر کیا جائے ،آپ کی تعلیمات کو فروغ دیا جائے اس لیے کہ آپ کی مبارک زندگی ہی ہم اہلسنت وجماعت کے نوجوانوں کے لیے مشعل راہ ہے۔اب اس قحط الرجال میں آپ جیسی مقناطیسی شخصیت کے حالات وواقعات اذکار وافکار کو زیادہ سے زیادہ پیش کرنے کی ضرورت ہے تاکہ بھٹکے کے ہوئے آہوؤں کو حال حرم معلوم ہو سکے اور وہ شاید پھر منزل کی جانب جادۂ پیما ہو سکیں۔دعا ہے کہ پروردگار عالم ہمیں آپ کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے اور آپ کا ظل عاطفت تا دیر ہم ناتوانوں کے اوپر قائم ودائم رکھے۔آمین

محمد امام الدین قادری :الأزھر الشریف کلیۃ اللغات والترجمہ قسم الدراسات الاسلامیۃ الانجلیزیۃ،القاھرۃ مصر

Emial ID: mdimamudin@yahoo.com